خطبۂ جمعہ

اسلام میں کامل طور داخل ہو جاؤ

مؤلف:

محمد علی سکندری قادری السندی

9 محرم الحرام 1445ھ/28 جولاء 2023

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔[1]

اہل بیت رسول ﷺ سے محبت کرنا نیکی ہے اور ان سے بغض رکھنا برائی ہے۔

(جیساکہ مولا مرتضٰی نے فرمایا) **مولائے کائنات نے فرمایا:**

الحسنة حبّنا والسيّئة بغضنا

نیکی ہم سے محبت کا نام ہے اور برائی ہم سے بغض کا نام ہے۔[2]

اہل بیت کی محبت روح و دل کو سکون بخشتی ہے اور ان کا ذکر دلوں کا چین ہے۔

(جیساکہ مولا مرتضٰی نے فرمایا) **مولائے کائنات نے فرمایا:**

رسول اللہ ﷺ نے فرمانِ باری تعالیٰ {أَلَا بِذِكْرِ الله تطمِئِن الْقُلُوب} کے متعلق فرمایا: ذَاك من أحب الله وَرَسُوله وَأحب أهل بَيْتِي صَادِقا غير كَاذِب

یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں، اور میری اہل بیت

---

[1] البقرة: 208

[2] الكشف والبيان 7/ 230

سے سچی محبت کرتے ہیں۔ [3]

کامل دین ولایت اہل بیت میں ہے:

حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ سے اللہ جل وعلا کے اس فرمان " ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً " کے متعلق سوال کیا گیا تو مولائے کائنات نے فرمایا۔

وِلَايَتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ۔ ہمارے اہل بیت کی ولایت ہے۔

حضرت جعفر نے اللہ کریم کے اس فرمان " ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً " کے متعلق فرمایا:

وِلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آلِ محمد ﷺ کی ولایت ہے۔ [4]

امام باقر اللہ کے فرمان " ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً " کے متعلق فرماتے ہیں:

يعني ولاية علي عليه السلام والأوصياء " ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً " سے مراد حضرت علی علیہ السلام کی ولایت اور مولائے کائنات کی وصیت ہے۔

(یعنی مولا علی کی ولایت کو مکمل طور تسلیم کرلو)

اقول: فقیر کہتا ہے اگر روایت کو سامنے رکھتے ہوئے " السلم " سے مراد (باب) دروازہ لیا جائے تو کوئی بعید نہیں۔ کیونکہ دخول کا تعلق دروازے سے ہوتا ہے۔اور یہی " باب حطة " ہے۔

---

[3] روح المعانی 7/142، در منثور 4/642،فتح القدیر للشوکانی 2/99، ،کنز العمال ،الرقم 4448

[4] ترتیب الامالی 1/195

كما جاء في الحديث :

ابن عباس کی روایت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

عَلِيّ بَاب حطة من دخل مِنْهُ كَانَ مُؤمنا وَمن خرج مِنْهُ كَانَ كَافِرًا ۔ علی باب حطہ ہے جو شخص اس میں داخل ہو گا وہ مؤمن ہو گا۔ اور جو اس سے نکلا وہ کافر ہو گا۔[5]

دوسری روایت:

حضور سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

وَإِنَّمَا مثل أهل بَيْتِي فِيكُم مثل بَاب حطة فِي بني إِسْرَائِيل من دخله غفر لَهُ

میرے اہل بیت کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے باب حطہ کی طرح ہے۔ جو اس میں داخل ہو گا وہ بخشا جائے گا۔[6]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

إِنَّمَا مثلنَا فِي هَذِهِ الْأمة كسفينة نوح وَباب حطة فِي بني إِسْرَائِيل

---

[5] الصواعق المحرقه 366/2

[6] الصواعق المحرقه 446/2

بیشک ہماری مثال اس امت میں کشتی نوح اور بنی اسرائیل کے دروازۂ حطہ کی طرح ہے۔[7]

نماز وروزہ ہی دینِ اصل ہے؟

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ، وَأَنْ يَهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلَّى، وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ

اے اولادِ عبد المطلب ! میں نے اللہ سے تمہارے لیے تین باتوں کا سوال کیا ہے:

تمہارے کھڑے ہونے والے کو ثابت قدمی عطا فرمائے۔ تمہارے خود رفتہ کو ہدایت عطا فرمائے۔ تمہارے بے علم کو علم کی دولت سے نوازے۔ اور میں نے اللہ سے سوال کیا کہ تمہیں سخی، دلیر، مہربان بنائے۔

---

[7] در منثور 174/1 تفسیر عزیزی 458/1

اگر کوئی شخص رکن ومقامِ ابراہیم کے بیچ کھڑا رہے، نماز اور روزے میں مشغول رہے، پھر اللہ جل وعلا سے اس حال میں ملے کہ وہ اہلِ بیتِ محمد ﷺ سے بغض رکھتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔[8]

نام نہاد سنی کا ذر علی سے چڑنا:

مولا علی کی محبت ڈھال ہے، علی مقسمِ جنۃ ونار ہیں۔

مولا علی دوزخ بانٹنے والے اور جنت بانٹنے والے ہیں۔

علامہ علی قاری نے ایک شعر ذکر کیا:

عليٌّ حُبُّهُ جُنَّة *** قسيم النار والجَنَّة

علی کی محبت ڈھال ہے۔ علی جنت ودوزخ تقسیم کرنے والے ہیں۔[9]

عیسی بن یونس کہتے ہیں: مولا علی کا فرمان

أَنَا قَسِيمُ النَّارِ — میں قسیمِ نار ہوں۔

<u>یہ بات "اہلِ سنت" کہلانے والے کچھ لوگوں کو پتا چلی تو وہ اعمش کے پاس پہنچ گئے اور</u>

کہا: أَتُحَدِّثُ بِأَحَادِيثَ تُقَوِّي بِهَا الرَّوَافِضَ وَالزَّيْدِيَّةَ وَالشِّيعَةَ

---

[8] المستدرک علی الصحیحین 4712

[9] شرح شفا 687/1

کیا تم ایسی حدیثیں بیان کرتے ہو جن کے ذریعے رافضیوں ، زیدیوں اور شیعوں کو تقویت پہنچتی ہے؟

اعمش نے کہا: سَمِعْتُهُ فَحَدَّثْتُ بِهِ میں نے حدیث سنی تو بیان کر دی۔

ان نام نہاد اہلسنت نے کہا: فَكُلُّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ تُحَدِّثُ بِهِ؟

تو کیا تم جو چیز سنو گے تو اسے بیان کر دو گے ؟؟؟

عیسی بن یونس کہتے ہیں: میں نے اس دن اعمش کو عاجز آتے دیکھا۔[10]

اس واقعے سے ایک تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ :

روافض کی دشمنی میں فضائلِ اہلِ بیت چھپانے کا مرض نیا نہیں۔ صدیوں پہلے بھی ایسے لوگ موجود تھے جن کی دشمنی تو روافض کے ساتھ تھی لیکن بدلہ آلِ رسول ﷺ سے لیا کرتے تھے۔ پھر جب صدیوں پہلے یہ حالت تھی تو آج کل کے نام نہاد سنیوں سے کیسا شکوہ۔۔

آل رسول مخلوق پر حجت:

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن الله جعل علياً وزوجته وأبناء حجج الله على خلقه وهم أبواب العلم في

---

[10] الضعفاء الكبير للعقيلي 415/3، تاريخ دمشق 299/42، لسان الميزان 247/3

أمتی من اهتدی بهم هدی إلی صراط مستقیم.

بے شک اللہ جل وعلانے مولا علی، ان کی اہلیہ سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں کو اپنی مخلوق پر حجت بنایا ہے اور وہ میری امت میں علم کے دروازے ہیں۔ جس نے ان کے ذریعے ہدایت حاصل کرنا چاہی، وہ صراط مستقیم کی جانب ہدایت عطا کر دیا گیا۔[11]

سورج کے بعد چاند کو ڈھونڈو۔۔۔!!!

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اهتدوا بالشمس ، فإذا غاب الشمس فاهتدوا بالقمر ، فإذا غاب القمر فاهتدوا بالزهرة، فإذا غابت الزهرة فاهتدوا بالفرقدين.

سورج سے ہدایت حاصل کرو۔ جب سورج چھپ جائے تو چاند سے ہدایت حاصل کرو۔ جب چاند چھپ جائے تو زہرہ سے ہدایت مانگو۔ جب زہرہ چھپ جائے تو فرقدین (قطبی تارہ اور اس کے قریب اس سے ملتا جلتا قدرے چھوٹا ستارہ) سے ہدایت طلب کرو۔

عرض کی گئی: یا رسول الله ما الشمس وما القمر وما الزهرة وما الفرقدان؟

یا رسول اللہ! سورج کیا ہے اور چاند کیا ہے؟ زہرہ اور فرقدان کیا ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الشمس أنا، والقمر علی والزهرة فاطمة، والفرقدان الحسن والحسین.

---

[11] شواہد التنزیل الرقم 89

سورج میں ہوں ، چاند علی ہیں ، زہرہ فاطمہ ہیں اور فرقدان حسن و حسین علیہم الصلوۃ والسلام ہیں۔[12]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی۔ جب نماز اداء فرما چکے تو اپنا چہرہ انور ہماری جانب کر کے فرمایا:

معاشر الناس من افتقد الشمس فليستمسك بالقمر ومن افتقد القمر فليستمسك بالزهرة ومن افتقد الزهرة فليستمسك بالفرقدين

اے لوگو!

جو سورج کو نہ پائے وہ چاند کو تھام لے۔ جو چاند نہ پائے وہ زہرہ کو تھام لے۔ جو زہرہ نہ پائے وہ فرقدین (قطبی ستارہ اور اس کے قریب اس جیسا قدرے چھوٹا تارہ) تھام لے۔

جب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أنا الشمس ، وعلی القمر وفاطمة الزهرة، والحسن والحسين الفرقدان

میں سورج ہوں اور علی چاند ہیں اور فاطمہ زہرہ ہیں اور حسن و حسین فرقدان ہیں۔[13]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت حسن سے محبت:

[12] شواہد التنزیل الرقم 91

[13] الخصائص العلوية للنطري الرقم 1

ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اُنکے دروازہ پر تشریف لے گئے اور وہاں جاکر دیکھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر دروازہ پر کھڑے ہوئے حاضر ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں اور اتفاق سے ان کو حاضر ہونے کی اجازت نہ ملی حضرت حسن رضی اللہ عنہ یہ خیال کر کے کہ جب انہوں نے اپنے بیٹے کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی، تو مجھے کب دیں گے؟ واپس آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس خیال سے واپس چللے گئے ہیں، تو آپ فوراً ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھے تمہارے تشریف لانے کی اطلاع نہ تھی حضرت حسن نے فرمایا کہ میں اس خیال سے واپس آ گیا کہ جب آپ نے اپنے بیٹے کو اجازت نہیں دی تو مجھے کب دیں گے؟ فرمایا کہ:

انتَ اَحَقُّ بِاْلإِذْنِ مِنْهُ وَهَلْ انبتَ الشَّعْرَ فِي الرَّأْسِ بَعْدَ الله الا انتم

تم اس سے زیادہ اجازت کے حقدار ہو اور یہ بال سر پر اللہ تعالیٰ کے بعد کس نے لگائے سوا تمہارے یعنی تمہاری بدولت راہ راست پائی اور تمہاری برکت سے اس مرتبے کو پہنچے۔[14]

حسن و حسین کے والدین جیسا کوئی نہیں:

---

[14] الصواعق المحرقہ 521/2

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب خلافت فارُوقی میں اللہ کریم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہاتھ پر مدائن فتح کیا اور مالِ غنیمت مدینۂ مُنورہ میں آیا تو امیر المؤمنین حضرت سَیدنا عُمر فارُوقِ اعظم نے مسجدِ نَبَوِی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کروادیا۔ تو اصحابِ رسول ﷺ مال لینے جَمْع ہوگئے۔ سب سے پہلے حضرت سیدنا امام حسنِ مجتبیٰ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: "اے امیر المؤمنین! اللہ عز اسمہ نے جو مُسلمانوں کو مال عطافرمایا ہے، اس میں سے میرا حِصّہ مجھے عَطافرمادیں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی کرامت (عزّت) ہے۔ ساتھ ہی آپ نے ایک ہزار درہم انہیں دے دیئے۔ اُنھوں نے اپنا حِصّہ لیا اور چلے گئے، ان کے بعد حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: "اے امیر المؤمنین! اللہ عز اسمہ نے جو مُسلمانوں کو مال عطافرمایا ہے، اس میں سے میرا حِصّہ مجھے عَطافرمادیں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی کرامت (عزّت) ہے۔ ساتھ ہی آپ نے ایک ہزار درہم انہیں دے دیئے۔ اُنھوں نے اپنا حِصّہ لیا اور چلے گئے۔ اس کے بعد جناب فاروقِ اعظم کے بیٹے حضرت حضرت عبد اللہ بن عمر اٹھے اور اپنا حصہ مانگا۔ آپ نے فرمایا: "آپ کے لیے بھی بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔" اور ساتھ ہی انہیں پانچ سودرہم عطا فرمائے، اُنھوں نے عرض کی: "اے امیر المومنین! میں نے اس وقت پیارے رسول

پاک ﷺ کے ساتھ تلوار اُٹھا کر جہاد میں شریک ہوا تھا جب امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما ابھی کم عُمر تھے۔اس کے باوجود آپ نے انہیں ایک ایک ہزار درہم اور مجھے پانچ سو عطا کیے ؟حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ سُننا تھا کہ اہلِ بیت کی مَحبت کا سمُندر موجیں مارنے لگا اور عشق و مَحبت سے سرشار ہو کر ارشاد فرمایا: جی ہاں بالکل ! (اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمھیں بھی ان کے برابر حصّہ دوں تو)

اذهب فأتني بأب كأبيهما وأم كأمهما وجد كجدهما وجدة كجدتهما وعم كعمهما وخال كخالهما فإنك لا تأتيني به

جاؤ پہلے تم حسن و حسین کے باپ جیسا باپ لاؤ،ان کی والدہ جیسی والدہ، ان کے نانا جیسا نانا، ان کی نانی جیسی نانی، ان کے چچا جیسا چچا، ان کے ماموں جیسا ماموں لاؤ اور تم کبھی بھی نہیں لا سکتے۔ کیونکہ :

أما أبوهما فعلي المرتضى وأما أمهما ففاطمة الزهراء وجدهما محمد المصطفى وجدتهما خديجة الكبرى، وعمهما جعفر بن أبي طالب وخالهما إبراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وخالتاهما رقية وأم كلثوم ابنتا رسول الله صلى الله عليه وسلم۔[15]

قرابتِ رسول ﷺ باعثِ تفضیل و تقدیم:

[15] ازالته الخفاء، الرياض النضرة 340/2

حضرت سیدنا عمرِ فاروق نے اپنے دورِ خلافت میں جب وظائف مقرر فرمائے تو بدری صحابہ کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے بارہ بارہ ہزار مقرر فرمائے۔ اور سیدنا عباس بن عبد المطلب کے لیے بھی رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے باراہزار مقرر فرمائے۔

حضرت اسامہ بن زید کے لیے چار ہزار اور سیدنا امامِ حسن اور سیدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہا کے لیے رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ جبکہ اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر کے لیے تین ہزار۔

حضرت عبد اللہ بن عمر نے عرض کی :

حضرت اسامہ کے لیے چار ہزار اور میرے لیے تین ہزار کی کیا وجہ ہے ؟ حالانکہ ان کے والد کی کوئی ایسی فضیلت نہ تھی جو آپ کو حاصل نہ ہو اور جنابِ اسامہ کی کوئی ایسی فضیلت ہے جو مجھ میں نہ ہو ؟

سیدنا عمرِ فاروق نے فرمایا :

إِنَّ أَبَاهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَهُوَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مِنْكَ

ان کے والدِ گرامی تیرے باپ کی بنسبت رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب تھے اور وہ خود یعنی اسامہ بن زید تمہاری بنسبت رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب تھے۔[16]

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ جل وعلا آلِ رسول ﷺ و اصحابِ رسول ﷺ کے صدقے والدین کی بخشش فرمائے اور ایمان پر موت نصیب کرے۔

آمین بحرمۃ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ (محمد علی عفی عنہ)

---

[16] مسند بزار 407/1، شرح معانی الآثار 5434